سلسلہ خطبات جمعہ

شیخ الحدیث حضرت مولانا حافظ انوار الحق صاحب
ضبط وترتیب: مولانا حافظ سلمان الحق حقانی

نیکی کی قدر ومنزلت

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم امابعد ! فاعوذباللّٰہ من الشیطٰن الرجیم
بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ وَ مَنۡ اَرَادَ الۡاٰخِرَۃَ وَ سَعٰی لَہَا سَعۡیَہَا وَ ہُوَ مُؤۡمِنٌ فَاُولٰٓئِکَ کَانَ سَعۡیُہُمۡ مَّشۡکُوۡرًا (بنی اسرائیل : ۱۹)

''اور جوکوئی آخرت چاہے اور اس کے لئے اتنی کوشش بھی کرے جتنی کرنی چاہئے اور وہ مومن بھی ہو تو ایسے لوگوں کی کوشش مقبول ہوگی''

ادنیٰ ایمان

میرے محترم دوستو! میں نے آپ حضرات کے سامنے قرآن کریم کی ایک آیت مبارکہ تلاوت کی ۔ یہ بظاہر چھوٹی سی آیت ہے لیکن جہاں کے معانی اور مقاصد اس آیت مبارکہ میں پوشیدہ ہیں ، گویا دنیائے فانی کے اندر بندہ مؤمن جو بھی نیک کام کرتا ہے، جو شریعت کے خلاف نہ ہو، خواہ وہ بہت چھوٹی نیکی ہی کیوں نہ ہو مثلاً راستہ میں پڑا کوئی چھلکا یا کانٹا ہو اور یہ سوچ کر اٹھائے کہ کوئی بندہ اس پر گرتے ہوئے تکلیف سے دوچار نہ ہو تو اللہ تعالیٰ اس بندے کی اس معمولی عمل کی قدر کرے گا اور بخشش کا ذریعہ بنائے گا ۔حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عمل کو ایمان کا درجہ قرار دیا ۔فرمایا:

الایمان بضع وسبعون شعبة ادنٰہا اماطة الاذیٰ عن الطریق
یعنی ایمان کے ستر سے اوپر شاخ اور حصے ہیں ۔کم سے کم درجہ اور شعبہ راستہ سے تکلیف دہ چیز دور کرنی ہے۔

اس لئے کتابوں میں لکھا ہے کہ کوئی چھوٹی سی نیکی اس خیال سے ترک نہیں کرنی چاہئے کہ یہ تو چھوٹی سی نیکی ہے اس کو کر کے کیا ثواب ملے گا:

بہائم پر رحم

میرے محترم سامعین! حدیث شریف میں آیا ہے: ''کہ ایک شخص گرمی کی موسم میں اپنی منزل کی طرف جارہا تھا، اسکو پیاس لگی اس حالت میں اس کو ایک کنواں نظر آگیا لیکن پانی نکالنے کا کوئی سامان مثلاً ڈول، رسی وغیرہ موجود نہیں تھا، اس لئے پانی پینے کیلئے مجبوراً یہ شخص کنویں میں اتر گیا، پانی پی کر نکل آیا اب اس کی نظر ایک کتے پر پڑی جو پیاس کی شدت کی وجہ سے کیچڑ چاٹ رہا تھا، اس شخص کو اس کتے کی حالت پر ترس آیا کہ میں اللہ کے مخلوق کو تکلیف سے نجات دوں۔ لہٰذا وہ بے چارہ دوبارہ اس کنویں میں اتر گیا اور اپنے موزے میں پانی بھر کر منہ میں موزہ تھام کر بہت محنت ومشقت سے پانی نکال لایا، اور اس پیاسے کتے کو پانی پلایا تو اس بندہ کی یہ نیکی خدا کو بہت پسند آئی اور اسے بخش دیا''۔

امام بخاریؒ نے ادب المفرد میں حدیث شریف بایں الفاظ نقل کی ہے، اور باب قائم کیا ہے

باب رحمت البھائم

عن ابی هریرةؓ ان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم: قال، بینما رجل یمشی بطریق اشد به العطش فوجد بئراً فنزل فیھا فشرب ثم خرج فاذا کلب یلھث یأکل الثریٰ من العطش فقال الرجل لقد بلغ ھٰذا لکلب من العطش مثل الذی کان بلغنی فنزل البئر فملاء خفه ثم اسکھا بفمه فسقیٰ الکلب فشکراللّٰہ له فغفرله، قالو یارسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم وان لنا فی البھائم اجراً؟ قال: فی کل کبدرطبة اجراً

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس اثنا میں کہ ایک آدمی راستہ پر چلا جارہا تھا، اسے سخت پیاس لگی چلتے چلتے اس کو ایک کنواں ملا وہ اسکے اندر اترا اور پانی پی کر باہر نکل آیا، کنویں کے اندر سے نکل کر اس نے دیکھا کہ ایک کتا ہے جس کی زبان باہر نکلی ہوئی ہے اور پیاس کی شدت سے وہ کیچڑ کھا رہا ہے اس آدمی نے دل میں کہا کہ اس کتے کو بھی ایسی تکلیف ہے جیسی کہ مجھے تھی اور وہ اس کتے پر رحم کھا کر پھر اس کنویں میں اترا، اور اپنے چمڑے کے

موزے میں پانی بھر کر اس نے اس کو اپنی منہ میں تھاما اور کنویں سے نکل آیا اور کتے کو وہ پانی اسنے پلا دیا، اللہ تعالیٰ نے اس شخص کی اس رحم دلی اور محنت (نیکی) کی قدر فرمائی، اور اس چھوٹے عمل پر اس کے بخشش کا فیصلہ فرما دیا۔ بعض صحابہ کرام نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ واقعہ سن کر دیافت فرمایا، یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا جانوروں کے تکلیف دور کرنے میں بھی ہمارے لئے اجر وثواب ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں! ہر زندہ اور جگر رکھنے والے جانور (کی تکلیف دور کرنے) میں ثواب ہے۔

ایک حدیث شریف میں یہ الفاظ بھی آئے ہیں:

عن ابی امامةؓ قال:قال رسول الله صلی اللّٰه علیه وسلم :من رحم ولو ذبیحه رحمه الله یوم القیامة (الادب المفرد)

حضرت ابوامامہؓ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، جس شخص نے رحم کیا اگرچہ ذبح ہونے والے جانور پر ہو، اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس پر رحم فرمائینگے۔

جانوروں کا انسانی ضرورت کے لئے ذبح کرنا جائز قرار دیا ہے۔ لیکن ذبح کرنے میں ایسی صورت اختیار کی جائے کہ جانور کو کم سے کم تکلیف ہو، مثلاً چھری خوب تیز ہو اور یہ کہ شرعی رگوں کے کاٹنے کے علاوہ سر کو تہہ سے نہ کاٹ کیا جائے۔ ٹھنڈا ہونے کے بعد کھال اتاری جائے۔

نیکی کی قدر

اس لئے میں عرض کر رہا تھا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ مؤمن بندے کی ہر نیکی کی قدر کی جائیگی۔ پتہ نہیں کونسی نیکی اخلاص اور للّٰہیت کے جذبہ کے ساتھ کی گئی ہے۔ اور وہ عنداللہ مقبول ہو کر بخشش کی ذریعہ بنتی ہے، کتابوں میں لکھا ہے کہ امام غزالیؒ جو بہت بڑے اسلامی فلاسفر ہیں۔ بہت سی کتابیں لکھی ہیں، ان کے متعلق علماء نے لکھا ہے کہ ایک دفعہ کوئی کتاب لکھ رہے تھے۔ قلم سیاہی سے بھر کر جو دوات سے اٹھائی تو مکھی آکر قلم کے نوک پر بیٹھ گئی۔ امام نے سوچا کہ چلو خدا کی مخلوق ہے سیر ہو کر چلی جائے گی تھوڑی دیر کیلئے قلم روکے رکھا، جب مکھی اڑ کر چلی گئی تب لکھنا شروع کر دیا۔ اب یہ چھوٹی سی نیکی امام غزالیؒ بھول گئے اور اس کو معتد بہ نہ سمجھا، فوت ہونے کے بعد کسی نے خواب میں دیکھا پوچھا حضرت مرنے کے بعد کیا معاملہ ہوا؟

فرمانے لگے: اللہ نے مجھے اپنے سامنے بلایا اور کہا: غزالی تجھے یاد ہے کہ تو نے ایک پیاسی مکھی کو سیاہی پلائی تھی؟ میں نے تیرے وہی عمل کو قبول کر کے تجھے بخش دیا۔

ادب بخشش کا ذریعہ

امام احمد سرہندی مجدد الف ثانیؒ کے متعلق علماء نے لکھا ہے کہ ایک دفعہ کچھ مضمون لکھ کر بیت الخلاء قضائے حاجت کے لئے تشریف لے گئے تو انگلیوں پر سیاہی دیکھی، سوچا کے بڑی بے ادبی ہے، یہ تو وہی سیاہی ہے جس پر میں نے کوئی حدیث یا آیت کلام پاک لکھی۔ واپس باہر تشریف لائے ہاتھ دھو کر سیاہی انگلیوں سے چلی گئی تب داخل بیت الخلاء ہوئے۔ فراغت کے بعد جب نکلے تو الہام ہوا، احمد! میں نے تجھے اس چھوٹے عمل کی بدولت بخش دیا، تو میرے بھائیوں اللہ تعالیٰ کے ہاں ہمارے ہر نیکی کی قدر ہوتی ہے۔ جب تک ہم کسی نیک عمل کو یہ سمجھ کر چھوڑ دیں کہ یہ تو چھوٹی سی نیکی ہے کہ کیا کام آئے گی۔

صحابہ کرامؓ کی فکر آخرت

ہم اگر صحابہ کرامؓ کی زندگیوں پر نظر ڈالیں تو ہمیں صاف نظر آئے گا کہ وہ لوگ آخرت کیلئے سب کچھ کرتے تھے۔ اگر دنیا کماتے، یا لگاتے تو آخرت کی خاطر لیکن ہم ہیں کہ آخرت کے کام کرتے ہیں، دنیا کی خاطر اللہ تعالیٰ ہمیں سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

حضرت سلمان فارسیؓ جلیل القدر صحابی ہیں، آپ آتش پرست کے بیٹے تھے۔ بالآخر مدینہ منورہ آکر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے مخلص شاگرد و خادم بننے کا شرف حاصل کیا۔ اصحاب صفہ یا غربائے مدینہ کے مانیٹر اور نگران بنے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ان کے ساتھ اتنی محبت تھی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: السلمان من اھل البیت سلمان تو میرے اہل بیت میں سے ہے۔ جب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجرت مدینہ کے بعد صحابہ کرامؓ میں مواخات اور بھائی چارہ کروایا، تو حضرت سلمان فارسیؓ کو حضرت ابو درداءؓ کا بھائی بنا دیا۔ دونوں ایک دوسرے کو اپنے حالات سنایا کرتے تھے۔ حضرت ابو درداءؓ بیت المقدس چلے گئے اور وہیں رہنا شروع کر دیا۔ انہوں نے وہاں سے حضرت سلمان فارسیؓ کو خط لکھ کر بھیجا اور تحریر فرمایا:

الحمدللہ الذی انزلنی فی الارض المقدس واتانی اللہ مالا واولادا

سب تعریفیں اللہ کیلئے ہیں جس نے مجھے مقدس قطعہ ارض پر وارد ہونے کی توفیق بخشی اور اللہ

تعالیٰ نے مجھے مال بھی خوب دیا اور اولاد بھی خوب عطا فرمائی ہے۔

جب حضرت سلمان نے خط پڑھا تو درج ذیل جواب ارسال فرمایا:

فاعلم یا ابا درداء ان الارض المقدس لا تقدس الانسان لکن تقدس الانسان بالاعمال الصالحات والاخلاق الفاضلة فیالیت اعطاك اللّٰه بدل المال علماً نافعاً وبدل الاولاد عملًا صالحاً۔

اے ابودرداء! آپ اس بات کو خوب سمجھ لو کہ مقدس جگہ کی وجہ سے انسان مقدس نہیں بنا کرتا بلکہ انسان تو نیک عمل اور اچھے اخلاق کی وجہ سے مقدس بنتا ہے اے کاش! اللہ تجھے مال کے بدلے علم نافع اور اولاد کے بدلے عمل صالح عطا فرمائے، اس بات سے آپ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ صحابہ کرامؓ کی نظر ہمیشہ آخرت کی طرف رہتی تھی، دنیا کی ان فانی چیزوں کی طرف نہیں بھاگتی تھی۔

عقل معاد ومعاش

اللہ تعالیٰ نے انبیائے کرام کو عقل معاد دی ہوئی تھی انکے بعد انکے ذریعہ سے صحابہ کرامؓ کو یہی عقل دی گئی، عقل دو قسم کی ہوتی ہے عقل معاد اور عقل معاش۔ عقل معاد وہ عقل ہے جو دنیا کی چیزوں میں آخرت کو سوچتی ہو اور عقل معاش وہ ہوتی ہے جو صرف دنیا کی فائدے سوچنے والی ہو، حضرت عمرؓ کو اس قدر فکر آخرت دامن گیر تھی کہ ایک دفعہ پانی مانگا تو کسی نے شربت پیش کیا وہ مشروب پیتے ہوئے رونے لگ گئے کسی نے پوچھا حضرت آپ کیوں رو رہے ہیں؟ فرمایا: مجھے قرآن کریم کی آیت یاد آگئی قیامت کے دن اللہ کچھ لوگوں کو کہہ دیں گے

أَذْهَبْتُمْ طَيِّبَاتِكُمْ فِي حَيَاتِكُمُ الدُّنْيَا وَاسْتَمْتَعْتُمْ بِهَا (الاحقاف: ۲۰)

تم نے دنیا کی لذتیں دنیا ہی میں سمیٹ لی تھی وہ تمہیں مل گئی تھیں آج تمہارے لئے میرے پاس کچھ حصہ نہیں ہے۔

فرمایا: ایسا تو نہیں کہ آخرت کی لذتیں دنیا میں ہی مل رہی ہوں، یہی صحابہ کرام کی شان تھیں۔

میرے محترم دوستو! ہمیں چاہیئے کہ اس فانی دنیا میں رہ کر آخرت کی پائیدار زندگی کیلئے تگ ودو کریں اسے حاصل کرنے کی کوشش کریں حلال کمائیں حرام سے بچیں، اللہ تعالیٰ ہم سب کو اعمال آخرت کی طرف توبہ کی توفیق عطاء فرمائیں۔ آمین